

"مگر میں نے بتادی ہے۔۔۔ غور سے سن لیں۔۔۔ اور ہاں میں نے کل اماں جان کو فون پر اپنے پاؤں کے زخمی ہونے کا بتایا تھا۔۔۔"

پوچھ رہیں تھیں کہ کیسے زخمی ہوا تو میں نے کہا کہ آپ کی وجہ سے۔۔۔ اس لیے آج وہ آرہی ہیں۔۔۔ "ایہا نے معصومیت سے کہا۔

"تم نے اُن سے کہا کہ میں نے زخمی کیا ہے تمہارا پاؤں۔۔۔؟" وہ اسکی طرف آیا۔  
"آپ نے نہیں۔۔۔ آپ کی وجہ سے۔۔۔"

"بات تو ایک ہی ہے۔۔۔ تم میری سوچ سے زیادہ کلیور ہو ایہا ہاشم۔۔۔" ضرار نے دانت کچکپائے۔  
"ایہا ہاشم نہیں۔۔۔ ایہا ضرار شاہ۔۔۔" اس نے تصحیح کی۔

"دیکھ لوں گا تمہیں ایہا ضرار شاہ۔۔۔" ضرار دھمکی دیتا کمرے سے نکل گیا۔  
"کب دیکھیں گے مجھے۔۔۔؟" ایہا شرمائے کی ایکٹنگ کرتی قبضہ لگا کر ہنس دی۔۔۔

.....  
ضرار جب آفس سے آیا تو اماں جان۔۔۔ عالمگیر شاہ اور مسز عالمگیر شاہ آئے ہوئے تھے وہ سب سے مل کر فریش ہونے کا کہتا اٹھا ہی تھا۔۔۔ جب ایہا بھی کھڑی ہوئی۔۔۔  
"اماں جان میں ذرا ان کے کپڑے وغیرہ نکال آؤں۔۔۔۔۔" وہ سگھڑ بیویوں کے انداز میں کہتی آگے بڑھی۔۔۔

ضرار اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔۔۔

"تم کیوں کھڑے ہو جاؤ فریش ہو آؤ۔۔۔ پھر کھانا کھاتے ہیں تمہاری بیوی نے تو ہمیں بھی بھوک ہڑتال کرا رکھی ہے تمہارا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔" مسز عالمگیر نے مسکرا کر کہا۔

"جی۔۔۔۔۔ ضرار جلدی آئیں پھر کھانا بھی لگوانا ہے میں نے۔۔۔۔۔" وہ ایسے بولی جیسے پہلے بھی وہ ہی یہ سب کرتی ہو۔

"چلیے۔۔۔۔۔" ضرار دانت پیس کر کہتا اُسکے پیچھے پیچھے روم میں آیا۔

"ایکٹنگ اچھی کر لیتی ہو۔۔۔۔۔" اس نے کوٹ اتارتے کہا۔

شکریہ۔۔۔۔۔" وہ مسکرا کر بیڈ پر بیٹھی۔

بیڈ کیوں گئی۔۔۔۔۔ تم تو یہاں میرے کپڑے نکالنے آئی تھی ناں۔۔۔۔۔

لو وہ تو میں نے اماں جان کی وجہ سے کہا تھا۔۔۔۔۔ آپ کے آنے سے پہلے شوہر کی خدمت پر ایک لمبا لیکچر دے چکیں تھیں مجھے۔۔۔۔۔ تو میں نے سوچا امپریس ہی کر دوں۔

اب ذرا جلدی کریں پھر مجھے کیچن بھی دیکھنا ہے۔۔۔۔۔

ہاں پہلے تو تم ہی دیکھتی ہو کیچن۔۔۔۔۔" ضرار نے طنزیہ کہا۔

پہلے نہیں دیکھتی تھی مگر جب تک اماں جان ہیں میں ہی دیکھوں گی۔۔۔۔۔" وہ مسکرا کر کہتی ضرار کو آگ لگا گئی۔

اونہ۔۔۔۔۔ وہ سر جھٹکتا واش روم میں گھس گیا۔۔۔۔۔

اگلے روز وہ سب نیہا کے گھر گئے۔

اماں جان نے ضرار کو بھی جانے کا کہا تھا مگر اس نے کام کا بہانا کر کے منع کر دیا  
نیہا ان سب کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور اب انکی آؤ بھگت کے لیے کیچن میں تھی جب ایہا بھی کیچن میں آئی۔  
"کیا کر رہی ہو۔۔۔ لاؤ میں کر دیتی ہوں۔"

ارے نہیں بیامیں کر لوں گی۔۔۔ تم وہاں چیئر پر بیٹھو اور مجھے ضرار بھائی کے بارے میں بتاؤ۔۔۔ اس روز  
بھی تم مجھ سے ہی ساری باتیں پوچھ گئی اور اپنا کچھ بھی نہیں بتایا۔۔۔  
"کیا بتاؤں۔۔۔؟؟؟"

"یہی کہ ضرار بھائی کیسے ہیں تمہارے ساتھ۔۔۔ خیال رکھتے ہیں تمہارا۔۔۔؟؟؟؟"  
"تمہارے ضرار بھائی ایک نمبر کے نک چڑے اور کلف لگے انسان ہیں۔۔۔" ایہا نے کیلا کھاتے ہوئے بتایا  
مطلب۔۔۔؟؟؟

مطلب و مطلب چھوڑو۔۔۔ تم اب ریٹ کیا کرو جو ملازمہ آتی ہے اسے پورے دن کے لیے رکھ لو  
میری فکر مت کرو۔۔۔ یہاں بہت سے لوگ موجود ہیں میرا خیال رکھنے والے۔۔۔ تم اپنی بتاؤ مجھے۔۔۔  
ضرار بھائی کا رویہ ٹھیک نہیں کیا تمہارے ساتھ۔۔۔؟؟ "وہ بیا کی بات پر فکر مند ہوئی  
ارے نہیں یار۔۔۔ ایسی بات نہیں۔۔۔"

تو پھر کیسی بات ہے۔۔۔ نیہا کام چھوڑ کر اسکے سامنے آئی۔



مائی سویٹ سس پریشانی کی بات نہیں ہے۔۔۔۔ میں بہت خوش ہوں۔۔۔۔ اور خوش ہونا بھی چاہیے بیٹھے بیٹھائے اتنا امیر شوہر جو مل گیا۔۔۔۔ "وہ ہنسی۔

تم نے دیکھا نہیں تھا کہ کیسے ہم لوگ چند پیسوں کے لیے ترستے تھے۔۔۔۔ اور اب اتنے ہیں کہ۔۔۔۔۔ کاش امی بھی ہوتیں تو ہمیں یوں اپنے گھروں میں خوش دیکھ کر کتنا پرسکون ہوتیں۔۔۔۔ وہ افسردگی سے بولی۔ ہاں میں بھی اکثر سوچتی ہوں کہ کاش امی زندہ ہوتیں۔۔۔۔ نیہار وہانسی ہوئی۔

اچھا بس اب رونے مت لگ جانا۔۔۔۔ میں تمہیں مزے کی بات بتاتی ہوں۔۔۔۔ ایہا نے ماحول ہلکا کرنا چاہا۔ ہاں بتاؤ۔۔۔۔؟؟؟

تمہیں پتا ہے ضرار شاہ کون ہے۔۔۔۔؟؟؟ اس نے سسیننس کری ایٹ کیا ہمارے کزن اور تمہارے ہر بینڈ۔۔۔۔ نیہا نے معصومیت سے کہا۔

اسکے علاوہ۔۔۔۔۔

بتاؤ بیا فضول میں سسیننس مت پھیلاؤ۔۔۔۔ نیہا چڑی

اوکے۔۔۔۔ سنبھل کے۔۔۔۔ ضرار شاہ وہی نامعلوم ہے جس کی ہمیں تلاش تھی۔

تمہارا مطلب وہ۔۔۔۔ وہ پیسے۔۔۔۔ ضرار بھائی۔۔۔۔

یس۔۔۔۔ ایہا مسکرائی

اوہ مائی گاڈ۔۔۔۔ بیا تم۔۔۔۔ تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا مجھے۔۔۔۔ وہ شکڈ سی بولی

یاد نہیں رہا۔۔۔۔۔

اتنی بڑی بات یاد نہیں رہی۔۔۔۔۔ اف یار۔۔۔۔۔ سچ میں خون کے رشتوں میں کشش ہوتی ہے میں مان گئی  
بھئی۔۔۔۔۔ نہا خوش ہوئی۔

بہت کشش ہوتی ہے۔۔۔ اتنی کشش کہ دیکھو وہ پورے کاپورا مجھ سے ساری زندگی کے لیے چٹ گیا ہے۔۔۔ ایہا نے آنکھ ماری۔

بہت بد تمیز ہو تم۔۔۔۔۔ وہ مسکرائی۔

اچھا چھوڑو یہ بتاؤ بنا کیا رہی ہو ہمارے لیے۔۔۔؟؟؟؟

"قیمہ بنا رہی ہوں۔۔۔ تمہیں پسند ہے نا۔۔۔؟" وہ مسکرائی۔

"نیہا تم میری دوسری ماں ہو سچی۔۔۔۔ پہلے بھی تم میرے کھانے پینے کا کتنا خیال کرتی تھیں۔۔۔۔" ایہا نے پیچھے سے اُسے جھپٹی ڈالی۔

"اچھا بس مکھن مت لگاؤ۔۔۔ وہ تو تم کام چور تھی اس لیے مجھے ہی سب کرنا پڑتا تھا۔۔۔"

بالکل۔۔۔ ایہا نے مسکرا کر اسکے گال کی پی پی۔۔۔

۱۱۔ اس نے گلا کھنکرا

ایسا جھٹکا کھا کر پیچھے ہوئے ہوئی۔

"اسلام و علیکم۔۔۔۔۔ اسد بھائی!!"

"وعلیکم سلام۔۔۔۔۔ کیسی ہیں۔۔۔۔۔؟؟"

میں ٹھیک آپ سنائیں۔۔۔۔۔ وہ مسکرائی۔

ہم بھی فٹ آخر آپ نے اپنی اتنی کئیرنگ سسٹر ہمیں جو سوئپ دی۔۔۔۔ اسد نے مسکرا کر نیہا کی طرف دیکھا

ویل سیڈ۔۔۔۔ آپ واقعی لکی ہیں اس معاملے میں۔۔۔۔ میری بہن واقعی بہت کئیرنگ اور لونگ ہے۔۔۔۔ اس کا ڈھیر سارا خیال رکھا کریں۔۔۔۔ ایہا نے بھی مسکرا کر کہا  
آپ کے سامنے موجود ہیں پوچھ لیں خیال رکھتا ہوں یا نہیں۔۔۔۔ کیوں نیہا۔۔۔۔ وہ شوخی سے کہتا نیہا کی طرف بڑھا۔

ارے بھی کتنی دیر ہے کھانے میں۔۔۔۔ نیہا کی ساس کچن میں آئیں  
بس امی ریڈی ہے سب میں کھانا لگاتی ہوں۔۔۔۔  
میں ہیلپ کر دوں گی آنٹی آپ جائیں۔۔۔۔ ایہا نے انہیں پلٹس اٹھاتے دیکھ کر کہا۔  
ہو نہ۔۔۔۔ خوش رہو۔۔۔۔ وہ مسکرا کر دعا دیتیں چلیں گئیں۔۔۔۔

وہ لوگ کھانا کھا کر رات دس بجے کے قریب واپس گھر آئے  
"ایہا حاضر ار آگیا کیا۔۔۔۔؟" اماں جان نے لیٹتے ہوئے پوچھا۔  
آگئے ہوں گے اب تو دس بج چکے ہیں۔۔۔۔ میں دیکھتی ہوں۔"  
ہو نہ۔۔۔۔ تم اپنا بھی خیال رکھا کرو میری بچی۔۔۔۔ اماں جان مسکرا کر بولیں۔  
رکھتی ہوں اماں جان۔۔۔۔ بلکہ بہت زیادہ رکھتی ہوں۔۔۔۔ دیکھ نہیں رہیں موٹی ہوتی جا رہی ہوں۔"



ارے کہاں موٹی ہو رہی ہو بالکل ٹھیک ہو۔۔۔۔۔ اب بلا وجہ کی ڈانٹ مت شروع کر دینا۔"  
"ڈانٹ نہیں اماں جان ڈانٹنگ۔۔۔۔۔" ایہا نے مسکرا کر کہا۔  
"جو بھی ہے وہی۔۔۔۔۔"

اچھا آپ آرام کریں میں جا کر دیکھتی ہوں۔۔۔۔۔ وہ اماں جان کو کمبل اوڑھائی کمرے سے نکل گئی۔

کھانا کھا لیا آپ نے۔۔۔؟؟؟ ایہا نے ضرار سے پوچھا جو لیب ٹاپ سامنے رکھے بیڈ پر بیٹھا تھا۔  
بلا وجہ بیوی مت بنا کرو۔۔۔۔۔ روکھا سا جواب آیا۔

بیوی ہوں تو بیوی ہی بنوں گی۔۔۔۔۔

"مجھے کام کرنے دو۔۔۔۔۔ جاؤ سو جاؤ۔۔۔۔۔" وہ چڑا۔

"آپ پہلے تو ایسے بات نہیں کرتے تھے۔۔۔۔۔"

میں پہلے تم سے بات ہی کب کرتا تھا۔۔۔۔۔ ضرار نے گھورا

اب ایسی بھی بات نہیں۔۔۔۔۔ یہ لڑکیاں دیکھ رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔ ایہا سکرین پر لڑکی کی تصویر دیکھ کر  
اچھلی۔

ضرار اپنی نیکسٹ کلکیش کے لیے ماڈل سلیکٹ کر رہا تھا۔

"تو۔۔۔۔۔ تمہیں کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟؟؟"

"میں بیوی ہوں آپ کی اور میرے سامنے آپ دوسری لڑکیوں کو اتنے غور سے دیکھیں گے تو مجھے مسئلہ ہوگا  
ہی۔۔۔۔۔"

"اچھا بس۔۔۔۔۔ اب سو جاؤ کافی رات ہو گئی ہے۔"

"تاکہ آپ ان چڑیلوں کو گھور سکیں۔۔۔۔۔؟؟"

"اپنے نیکسٹ برائنڈ کے لیے ماڈل سلیکٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔" وہ چڑ کر بولا۔

"اوہ اچھا۔۔۔۔۔ پہلے بتا دیتے۔۔۔۔۔ لائیں میں بتاتی ہوں۔۔۔۔۔ کون سی اچھی ہے۔۔۔۔۔" ایہا نے بیڈ پر  
چو کڑی ماری اور لیب ٹاپ اپنی طرف کیا۔

ضرار نے اس ضدی لڑکی کو دیکھا جو ہر کام میں خودی گھسی جا رہی تھی۔

"ایسے کیا دیکھ رہیں ہیں۔۔۔۔۔ کہیں میں تو ایز آ ماڈل پسند نہیں آگئی؟"

"شٹ اپ ایہا۔۔۔۔۔ سوچ سمجھ کر بولا کرو۔"

"آپ بھی سوچ سمجھ کر ڈانٹا کریں۔۔۔۔۔ آپ کو یاد ہے میں یہاں کچھ شرائط پر رُک تھی اور آپ نے اُن میں

سے کوئی بھی شرط پوری نہیں کی۔۔۔۔۔ اس لیے سوچ رہی ہوں کہ اب ہی اماں جان کیساتھ واپس چلی

جاؤں۔۔۔۔۔"

"اور جو تم اچھی بیوی کی ایکننگ کر رہی تھی اُس کا کیا۔۔۔۔۔؟؟؟"

وہ ضرار کی بات پر لاجواب ہوئی۔

"یہ والی کیسی رہے گی۔۔۔۔۔؟" ایہا نے ایک اسٹائلش سی لڑکی پر انگلی رکھی۔



"ہو نہ اچھی ہے۔۔۔۔"

"تو پھر یہی ٹھیک ہے۔۔۔۔ آپ اسے ہی ہائر کر لیں۔"

"کر لوں گا۔۔۔۔" ضرار لیب ٹاپ اٹھاتا کھڑا ہوا۔

"کہاں۔۔۔۔؟؟؟"

"اسٹڈی میں۔۔۔۔ تمہارے ہوتے ہوئے میں سکون سے کام کر سکتا ہوں بھلا۔۔۔۔"

"تو میں وہاں بھی سکون سے بیٹھنے نہیں دوں گی۔۔۔۔" ایہا نے دھمکی دی۔

"ڈونٹ بی سلی۔۔۔۔"

"اچھا کھانے کا تو بتا دیں۔۔۔۔ اماں جان نے کہا تھا پوچھنے کو۔"

"کھا لیا ہے کھانا۔۔۔۔۔۔" وہ پھاڑ کھاتا چلا گیا۔

بہت ہی بد تمیز ہیں آپ تو۔۔۔۔۔۔" ایہا نے ناک سے مکھی اڑائی

اماں جان مزید دودن رہ کر واپس چلیں گئیں تھیں

ایہا کا پاؤں بھی ٹھیک ہو گیا تھا

ایہا نے نامحسوس انداز میں ضرار کے سارے کام اپنے ہاتھ میں لے لیے تھے۔۔۔

وہ آفس جانے کے لیے تیار ہوتا تو ساری چیزیں ریڈی ملتی۔۔۔۔۔

وہ واپس آتا تو بھی ایسا چائے لیے حاضر ہوتی۔۔۔ اُسکے کپڑے نکالتی اور اسکی باقی چیزیں انکی جگہوں پر واپس رکھتی۔۔۔ ضرار کے لیے یہ سب نیا تھا۔۔۔ گرینی کے بعد تو وہ اس سب کے لیے ترس گیا تھا۔۔۔ کہ کوئی ہو جو اسے اور اسکی ضرورتوں کو سمجھے۔۔۔ مگر شادی کے نام سے چڑجاتا تھا۔۔۔

ایہا کا خیال رکھنا ضرار کو اچھا لگ رہا تھا۔۔۔ اس لیے اُس نے بھی طنز کے تیر پھینکنے بند کر دیے تھے۔۔۔۔۔  
ایہا اپنے پلان کے مطابق اُسے اپنا عادی بنانے میں کامیاب ہو رہی تھی۔۔۔ مگر درحقیقت وہ خود بھی اسکی عادی بنتی جا رہی تھی۔

کافی دن یوں ہی خاموشی سے ایک دوسرے کی موجودگی کو فیل کرتے گزر گئے۔

جب ایک دن ایہا نے ضرار سے اسٹڈی میں موجود کبڈ کی چابی مانگی۔

"تم کیا کرو گی اُس کا۔۔۔۔؟" وہ حیران ہوا۔

"جو بھی کروں گی دیکھ لیجئے گا۔۔۔ اس لیے کیڑ دیں۔"

"وہاں ڈرامیں ہیں۔۔۔۔۔" ضرر ارجانتا تھا وہ اپنی منوا کر ہی دم لے گی۔

ایہا نے وہاں سے کیز لے کر کبڈ کھولی۔۔۔

اُسکی توقع کے مطابق وہاں برانڈڈ وائن کی کئی بوتلیز موجود تھیں۔

ایہا نے سب کو باری باری ساتھ لائی باسکٹ میں رکھا۔۔۔۔۔

ضرار کچھ فاصلے پر کھڑا یہ سب ہوتے دیکھ رہا تھا۔

ایہا نے وہ باسکٹ اٹھانی چاہی مگر باسکٹ ہیوی تھی۔

"اسے اٹھائیں پلیز۔۔۔۔" اس نے ضرار کو اشارہ کیا۔

"کہاں لے کر جانا ہے یہ سب۔۔۔۔؟؟؟"

"واش روم میں۔۔۔۔"

"واٹ۔۔۔۔؟؟ واش روم۔۔۔۔؟ ایہا بی بی۔۔۔۔ یہ واش روم صاف کرنے کا تیزاب نہیں ہے۔۔۔۔" وہ طنزیہ بولا۔

"میں جانتی ہوں۔۔۔۔ یہ آپ کی مرغوب غذا ہے۔۔۔۔" وہ بھی طنزیہ ہوئی۔

"پھر کیا کرو گی اس کا۔۔۔۔؟؟"

"لے کر تو جائیں۔۔۔۔۔ پھر بتاتی ہوں۔"

ضرار وہ باسکٹ اٹھا کر واش روم لے گیا۔۔۔۔

پیچھے ہی ایہا وہاں آئی۔

"ہٹیں۔۔۔۔۔" وہ پیچھے ہٹا۔

ایہا نے دوپٹہ گلے سے اتار کر ناک پر باندھا

ضرار حیران ہوا۔۔۔۔

اب اُس نے وائن کی بوتل اٹھائی اور ڈھکن کھول کر اُسے فلش میں الٹا دیا۔

"اوہ۔۔۔۔ ایہا یہ۔۔۔۔ یہ کیا کر رہی ہو؟"

ضرار نے بوتل اسکے ہاتھ سے چھینی۔



"کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔؟" وہ چیختی۔

"مسئلہ مجھے نہیں۔۔۔ تمہیں ہے جانتی ہو ان کی پرائس سب برینڈ ہیں۔۔۔"

"بھاڑ میں گئی پرائس اور برینڈ۔۔۔ ہٹیں پیچھے اور چھوڑیں اسے، ورنہ میں آپ کو نہیں چھوڑوں گی۔۔۔" ایہا نے دھمکی دی۔

"مت چھوڑنا مجھے۔۔۔ مگر یہ سب۔۔۔"

"میں یہ سب کروں گی ضرار شاہ اور آپ کے سامنے ہی کروں گی۔۔۔ دیکھتی ہوں کون روکتا ہے مجھے۔۔۔" ایہا نے دوسری بوتل اٹھائی۔

"بیالسن۔۔۔۔۔"

"آپ نے وعدہ کیا تھا کہ نہیں پئیں گے"

"پھر۔۔۔ پھر آپ کو کیوں درد اٹھ رہا ہے جب پینی نہیں ہے تو پھینکنے دیں۔" مگر۔۔۔۔۔

"کوئی اگر مگر نہیں۔۔۔ پلیز ضرار۔۔۔۔۔"

"فائن جوجی میں آئے کرو۔" ضرار بوتل اچھالتا دروازے کی طرف بڑھا۔

"یہ کالج کون اٹھائے گا جو پھیلا یا ہے۔۔۔۔۔" وہ چیختی رہ گئی۔۔۔

ضرار سنی ان سنی کرتا باہر نکل گیا۔

\*\*\*\*\*

ضرار و اش روم سے نہیں گھر سے ہی نکل گیا تھا اور اب اسے گئے چار گھنٹے ہو چکے تھے۔  
سیل بھی آف تھا۔

عجیب شخص ہے یہ۔۔۔۔۔ میری سمجھ سے باہر۔۔۔۔۔ دل چاہے تو بڑی سے بڑی بات پرری ایکٹ نہیں کرتا اور  
دل چاہے تو بلا وجہ ہی غصہ۔۔۔۔۔ اونہ

کہاں ہیں ضرار۔۔۔۔۔ ایہا ٹیرس پر خہمتی اسکا انتظار کر رہی تھی۔

اب تو ٹانگیں بھی جواب دے گئیں تھیں۔۔۔۔۔ وہ چیئر پر بیٹھی ہی تھی جب ضرار کی گاڑی کا بارن بجا۔  
اوہ شکر ہے اللہ۔۔۔۔۔ ایہا نے سانس بحال کی۔

"کہاں تھے آپ۔۔۔۔۔؟؟؟" اس نے ضرار کو سیڑھیوں کے پاس گھیر لیا۔

"جہاں بھی تھا تم سے مطلب۔۔۔۔۔؟" ضرار نے بھنویں اچکائی۔

مطلب ہے تو پوچھ رہی ہوں۔۔۔۔۔"

"مگر مجھے تمہارے مطلب میں کوئی انٹرسٹ نہیں۔۔۔۔۔" وہ اسے سامنے سے ہٹاتا کمرے میں چلا گیا۔

"کھانا کھایا ہے آپ نے۔۔۔۔۔؟" اس نے بھی پیچھے آکر پوچھا۔

"آپ سے پوچھ رہی ہوں ضرار۔۔۔۔۔" وہ اونچی آواز میں بولی۔

ضرار جیکٹ اتارتا و اش روم گھس گیا۔

بیس منٹ بعد وہ نہا کر بال رگڑتا باہر نکلا۔

"کھانا کھا کر آئے ہیں کیا۔۔۔۔۔؟؟؟" وہ پھر سے پاس آئی۔

"وائس یور پر اہلم۔۔۔۔۔ کیوں سر پے سوار ہو جاتی ہو۔۔۔۔۔ جب میں آنس نہیں کر رہا تو مطلب میں تم سے بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ اتنی سی بات سمجھ میں نہیں آتی تمہارے۔۔۔۔۔" وہ غصے میں آوٹ ہوتا چلایا۔  
"نہیں۔۔۔۔۔ نہیں کروں گی اب کوئی بات۔۔۔۔۔" ایہا کیسا تھ ضرار نے دوسری دفعہ ایساری ایکٹ کیا تھا ایک پہلی رات جب اس نے غصے میں آوٹ ہو کر اسکے بال جکڑے تھے۔۔۔۔۔ اور ایک اب وہ یوں چلایا تھا جیسے ابھی اسکا گلا دبا دے گا۔۔۔

ایہا روتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔  
"شٹ۔۔۔۔۔" ضرار نے ڈرینگ ٹیبل پر مکا مارا۔  
وہ اُسے روتے دیکھ چکا تھا۔

ایہا نے بول چال کیسا تھ ہی ضرار کے باقی کاموں کا بھی بائیکاٹ کر دیا تھا۔  
دو دن ہو گئے تھے جھگڑا ہوئے۔۔۔۔۔  
ضرار کافی اپ سیٹ تھا۔

"مجھے سوری کر لینا چاہیے۔۔۔۔۔ میری وجہ سے ہی خفا ہے۔۔۔۔۔ پتا نہیں اچانک سے مجھے کیا ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ میں کیوں اتنا مس بی ہو کر جاتا ہوں۔۔۔۔۔" وہ اس وقت نائٹ کلب میں بیٹھا سیگرٹ پھونک رہا تھا۔  
صرف سیگرٹ۔۔۔۔۔ شراب ایہا سے وعدے کے بعد سے نہیں پی تھی اُس نے



مجھے ایہا کیسا تھایا نہیں کرنا چاہیے۔۔۔ اس نے مجھے میری تمام ویکنیسز سمیت قبول کیا ہے۔۔۔ وہ جانتی تھی میں میریڈ تھا۔۔۔ پھر بھی اُس نے اس بات کا کبھی کوئی طعنہ نہیں دیا مجھے۔۔۔ بلکہ وہ تو میرا بہت خیال کرتی ہے۔۔۔ میری ہر ضرورت بنا کہے ہی سمجھ لیتی ہے۔۔۔ بیوی اسے ہی تو کہتے ہیں۔۔۔ مجھے اور کیا چاہیے۔۔۔ اتنی اچھی صورت اور سیرت کی لڑکی مجھے عطا کر دی گئی ہے۔۔۔ دیر سے سہی پر اُس پاک ذات نے مجھے مایوس نہیں کیا۔۔۔ مجھے اکیلا نہیں کیا۔۔۔ میں پھر کیوں ناشکری کر رہا ہوں۔۔۔ میں اُسے اُس کریکٹر لیس سیمل کی سزا کیوں دے رہا ہوں۔۔۔ مجھے ایہا سے سوری کر کے اب سیریلی اس ریلیشنشپ کو۔۔۔ "ضرار کی سرسری اٹھائی گئی نظر سناکت ہو چکی تھی۔۔۔"

وہ حیران تھا۔۔۔ پریشان تھا۔۔۔ اُسے دیکھ کر سیمل۔۔۔ ضرار کے لب پھڑپھڑائے

سیمل کا ماضی۔۔۔

سیمل کی پرورش فرح بیگم نے بہت اچھے طریقے سے کی تھی۔۔۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ سیمل یونیورسٹی تک پہنچ گئی تھی مگر کوئی بھی الٹا کام نہیں کیا۔۔۔

سیمل کی زندگی میں چیئنج تب آیا۔۔۔ جب ایسڈ کرنے سے اس کا آدھا چہرہ جھلس گیا۔

تب پورے خاندان، اس پڑوس کے لوگ سب اس پر ترس کھاتے تھے۔۔۔ سیمل کو یہ سب سنا بہت تکلیف دہ لگتا۔

اس لیے اُس نے گھر سے باہر جانا ہی ترک کر دیا۔۔۔۔۔ اسٹڈی بھی ادھوری چھوڑ دی کہ یونی فیلوز کی ترحم آمیز نظریں برداشت کرنا بھی آسان نہ تھا۔

کچھ ماہ ایسے ہی گزرے جب فرح بیگم نے اس کے لیے رشتہ تلاش کرنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔ پندرہ، بیس دن بعد کوئی نہ کوئی آجاتا۔۔۔۔۔ کچھ تو خاموشی سے اٹھ کر چلے جاتے اور جا کر انکار کر دیتے اور کچھ سامنے منہ پر ہی ہمدردی کے دو بول بول کر منع کر دیتے۔۔۔۔۔ سیمل اس روٹین سے تنگ آچکی تھی۔۔۔۔۔

وہ ٹیرس پر بیٹھی اپنی اب کی اور پہلے کی زندگی کا موازنہ کر رہی تھی جب اس کے سیل پر رانگ نمبر سے کال آئی۔۔۔۔۔

اس نے رانگ نمبر کہہ کر بند کر دیا۔۔۔۔۔ مگر دوسری جانب جان بھوج کر ہی رانگ نمبر ملایا گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ جو کوئی بھی تھا اُس نے میسیجز کے تھر و سیمل کو یہ بات بتائی کہ ""آپ کی آواز بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔۔ میں نے ذرا سی آواز سنی آپ کی اور قسم سے اتنا امپریس ہو ا ہوں کہ مزید سننے کی خواہش ہے""۔۔۔۔۔ پلیز پلیز مجھ سے چند منٹ بات کر لیا کریں تاکہ میں آپ کی خوبصورت آواز سن سکوں سیمل کے لیے ان حالات میں یہ ذرا سی تعریف جو نا جانے سو سے زیادہ ٹیکسٹ پر کی گئی تھی خوشگوار ہوا کا جھونکا معلوم ہوئی۔۔۔۔۔ اس نے تھوڑی پیش و پیش کے بعد اس رانگ نمبر پر بات کرنا شروع کر دی۔۔۔۔۔

اب وہ ناصرف بات کرتی بلکہ مختلف طرح کی رومینٹک شعر و شاعری رسیو بھی کرتی اور سینڈ بھی۔۔۔۔۔ ایسا کرنے میں اسے عجیب سا سرور ملتا۔۔۔ اپنی آواز کی اپنی شکل و صورت کی تعریف اُسے اٹریکٹ کرتی تھی۔۔۔۔۔

آہستہ آہستہ یہ وہاں مزید پھیلی۔۔۔۔۔

اب سیمل نے مختلف سوشل سائٹس پر اکاؤنٹ بنا کر وہاں بھی مختلف لڑکوں سے چیٹ شروع کر دی تھی۔۔۔۔۔ اور اُن سب کی زبانی بنا دیکھے ہی اپنی تعریف سن کر وہ اپنے احساس کمتری کی تسکین کرتی۔۔۔۔۔ وہ احساس کمتری جو اسے ضرار شاہ کی وجہ سے ملا تھا۔۔۔۔۔ وہ جانتی تھی یہ سب جو وہ نامحرم، غیر مردوں کے ساتھ بات کرتی ہے سب غلط ہے۔۔۔۔۔ مگر اس کا ذمہ دار وہ ضرار شاہ کو ٹھہرا کر خود کو بری و زماں قرار دیتی۔۔۔۔۔ (یہی اسکی غلطی تھی وہ جرم خود کر کے مجرم ضرار کو قرار دے رہی تھی) کہ اسی کی وجہ سے میں ایسی ہو گئی ہوں۔۔۔۔۔ مجھے نفرت ہے تم سے ضرار شاہ نفرت۔۔۔۔۔ ضرار سے انجانے میں ہوئی غلطی کو وہ نفرت اور دشمنی کی بنیاد بنا چکی تھی۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*



سیمل اپنی سرگرمیوں میں گم ہو کر نماز، روزے سے کوسوں دور ہو گئی تھی۔۔۔ فرح بیگم نوٹ کر چکیں تھیں اسکی لاپرواہی اور وہ کئی بار ٹوک بھی چکیں تھیں اُسے مگر سیمل ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیتی۔۔۔۔۔

وہ اس بے راہ روی کا شکار ہو کر ہدایت سے پھر چکی تھی۔۔۔۔۔ وہ لا دینی سے بے دینی کی طرف نکل پڑی تھی۔۔۔۔۔ اور یہی بے دینی اُسکی زندگی میں تباہی لانے والی تھی۔۔۔۔۔ مگر وہ انجان تھی اور گناہوں کی دلدل میں دھنستی گئی تھی۔۔۔

فرح بیگم کو سیمل کی حرکتیں مشکوک لگی تھیں۔۔۔ چند دن کی آبروریشی سے وہ جان چکیں تھیں کہ سیمل زیادہ وقت موبائل اور لیب ٹاپ پر بزی رہتی ہے اور شاید وہ ان سب کا غلط استعمال کر رہی ہے۔۔۔۔۔ وہ پریشان ہو چکیں تھیں کہ اب کیا کریں اور کس طرح سیمل کو روکیں۔۔۔۔۔ وہ اسی کشمکش میں تھیں کہ اُنہی دنوں ضرار شاہ کا پرپوزل ان کے لیے غیبی مدد ثابت ہوا۔

انہوں نے بلا تردد وہ پرپوزل سیمل کی مرضی کے خلاف ہی ایکسیپٹ کر لیا۔۔۔ اور صرف پندرہ دن کے وقفے سے اُسے ضرار کے ہمراہ انگلینڈ رخصت کر دیا۔۔۔

سیمل نہ تو اس شادی سے خوش تھی اور نہ شوہر سے۔۔۔۔۔ وہی شخص جس سے اُس نے نفرت کی تھی اسی کو اسکی ماں نے اسکا والی وارث بنا دیا تھا۔۔۔۔۔

[illegible]

ضرار کا دوست فصی اکثر ضرار کے گھر آتا، جاتا رہتا۔۔۔۔۔ پہلے تو سیمل نے اسکی طرف توجہ نہ دی پھر ناجانے کیوں ایک دن اس سے اسکی فیملی کے متعلق پوچھ بیٹھی۔

فصی نے بتایا کہ وہ لاہور کے معروف سیاسی گھرانے سے بیلانگ کرتا ہے۔۔۔ روپے پیسے کی بہتات ہے۔۔۔ اسکے ہاتھ تو موقع لگ چکا تھا سیمل کو امپریس کرنے کا۔۔۔ لہذا فصی نے خوب بھڑکیں مار کر سیمل کو امپریس کر ہی دیا تھا۔۔۔ فصی کا تو کام ہی یہی تھا خوبصورت لڑکیاں پٹانا اور پھر اپنا کام نکال کر ٹاٹا بائے بائے۔۔۔

سیمل کی سر جریز نے اُسکی خوبصورتی کو ایک نیا لگ دیا تھا۔۔۔ وہ خود بھی بہت خوش تھی اس خوبصورت سے چیونچ سے مگر ایک بار بھی اس ناشکری لڑکی نے ضرار کا جھوٹے منہ بھی شکریہ ادا نہیں کیا۔۔۔۔۔ جس نے اتنا پیسہ بہا کر اُسے پھر سے اسکا چہرہ لوٹا دیا تھا۔۔۔۔۔ مگر سیمل کو اُس کا خیال ہی کب تھا۔۔۔۔۔ وہ تو یہ سب اپنا حق سمجھ کر وصول کر رہی تھی۔۔۔

اب فصی اکثر ضرار کی غیر موجودگی میں سیمل سے ملنے گھر آ جاتا۔۔۔۔۔ گرینی نے یہ سب نوٹ کر کے باتوں باتوں میں اسے ضرار کی امپرسینس میں آنے سے منع کیا۔۔۔ جس پر سیمل کو ضرار کیساتھ کیساتھ اب گرینی بھی کھٹکنے لگی تھی۔۔۔

اس لیے اب وہ اکثر گرینی سے بدتمیزی کرنے لگی تھی۔۔۔ اور اس بدتمیزی کی ضد میں اکثر ضرار بھی آنے لگا تھا۔۔۔۔



ضرار سیمل کا بدلاؤ محسوس کر چکا تھا۔۔۔ شروع میں ایک دو بار اس نے ضرار کیساتھ بد تمیزی کی تھی مگر پھر اس نے زبان کی بجائے اپنے رویے، اپنے ایکسپریشنز سے بے زاریت شو کرنا شروع کر دی۔۔۔۔۔

ضرار اسکی بد تمیزی کی تہہ تک نہ پہنچ سکا تھا شاید وہ سیمل کو اتنا گرا ہوا نہیں سمجھتا تھا۔۔۔۔۔ اس لیے۔۔۔

سیمل گرینی کی خراب طبیعت سے فائدہ اٹھا کر ضرار کے آفس جانے کے بعد فصی سے ملنے جاتی تھی۔۔۔۔۔ فصی سیمل کو کافی حد تک اپنی باتوں میں اُتار چکا تھا مگر فلحال اپنا مقصد نکالنے میں کامیاب نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔ اس سب میں وہ بھی یہ بھول چکا تھا کہ وہ جس لڑکی کو پیار رہا ہے وہ اسکے دوست کی بیوی ہے۔۔۔۔۔

سیمل اپنے پیچھے بوائے فرینڈز سے کنفیٹ ختم کر چکی تھی۔۔۔۔۔

اب اسے فصی جو مل چکا تھا اپنی تعریف کروانے کے لیے۔۔۔۔۔ جو نا صرف زبان سے تعریف کرتا بلکہ اکثر اپنے ہاتھوں اور ہونٹوں کا بھی استعمال کرتا اور سیمل اسکی حرکتوں پر اک ادا سے مسکرا دیتی۔۔۔۔۔ اصل میں وہ اس گندگی میں اس حد تک دھنس چکی تھی جہاں انسان کو اپنا کوئی بھی عمل غلط نہیں لگتا۔۔۔۔۔ جہاں وہ ہر گناہ اپنی ذاتی لذت کی خاطر ہر نفع نقصان سے بالاتر ہو کر کرتا ہے۔۔۔۔۔ اور

جہاں وہ بھول جاتا ہے کہ کوئی ہے جو ہر وقت اُسے دیکھ رہا ہے۔۔۔۔۔

کوئی ہے جو اعمال کا بدلہ دینے والا ہے۔۔۔۔۔ کوئی ہے جو انسان کو اُس کے کیے کی جزا و سزا دینے کا حق رکھتا ہے۔۔۔۔۔

بے شک وہ قادر و مطلق ہے جو ہر ظاہر و باطن سے آگاہ ہے۔۔۔۔۔

ضرار نے اُس روز سیمل اور فصی کو اپنے گھر کے لاؤنج میں نازیبا حرکتیں کرتے دیکھ کر ڈائیورس دے دی تھی۔۔۔۔۔

کوئی بھی غیرت مند مرد اپنی عورت کو کسی دوسرے مرد کی بانہوں میں برداشت نہیں کرتا چاہے وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔۔۔۔۔ اسی لیے ضرار کی غیرت کو مزید اس عورت کیساتھ رہنا زیب نہیں دیتا تھا۔۔۔۔۔ اس نے سیمل کو فصی کیساتھ ہی گھر سے نکال دیا تھا اور ڈائیورس پیپر فصی کے گھر پر پہنچا دیے تھے۔۔۔۔۔

یہ افتاد فصی کے گلے پر چکی تھی وہ تو صرف اپنے چند لمحے رنگین کرنا چاہتا تھا نا کہ سیمل سے شادی کر کے گھر بسانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

فصی نے سب سے پہلے تو سیمل کو شراب اور نشے کا عادی بنا کر اپنے کنٹرول میں کیا اور پھر اسی نشے کا فائدہ اٹھا کر اُس نے سیمل کو یوز کیا۔۔۔۔۔

ایک بار نہیں نا جانے کتنی بار۔۔۔۔۔ سیمل کی نسوانیت کی تذلیل ہوئی مگر اسے کوئی پرواہ ہی کب تھی۔۔۔۔۔ وہ بد بخت اپنی مرضی سے ہی تو پھنسی تھی اس دلدل میں۔۔۔۔۔

فصی اُسے اپنے ساتھ مختلف پارٹیز میں لے جاتا۔۔۔۔۔ اب تو سیمل بھی ایسی جگہوں پر جانا پسند کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔

ایسی ہی ایک پارٹی میں سیمل کی ملاقات دبئی کے معروف بزنس مین لبیب بن ہادی سے ہوئی تھی۔۔۔۔۔ وہ پینتیس سے چالیس کی اتج کا خوش شکل مرد تھا۔۔۔

سیمل کو وہ شخص پہلی نظر میں ہی لوٹ چکا تھا۔۔۔۔۔ سیمل کو ضرار اور فصی کی ڈیشنگ پرسنلٹی نے بھی کبھی اس طرح اٹریکٹ نہیں کیا تھا جس طرح لبیب بن ہادی کر چکا تھا۔۔۔۔۔

وہ وہاں کسی ایگزیمیشن کے سلسلے میں آیا تھا۔۔۔۔۔ اور سیمل اس دورانے میں ہی اُسے قابو میں کر لینا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ اس کام میں تو وہ اب ماہر ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

اُس نے فصی کے تھروہیں مزید معلومات لیں اور ہر اس جگہ پہنچ جاتی جہاں وہ ہوتا۔۔۔۔۔ لبیب بھی ایک بزنس مین تھا کیسے نا سمجھتا وہ نا صرف اسکی موجودگی کو محسوس کر چکا تھا بلکہ کافی حد تک اصل بات بھی سمجھ چکا تھا۔۔۔۔۔ اُسے بھی یہ خالص پاکستانی بیوٹی پسند آئی تھی۔۔۔۔۔ اور وہ سوچ چکا تھا اُسے کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔

لبیب نے خود ہی بات چیت میں پہل کی اور سیمل کو اپنی کمپنی کے لیے ماڈلنگ کی آفر کی۔۔۔۔۔ سیمل کی تو لاٹری نکل آئی تھی وہ تو بس کسی طرح اس کے قریب رہنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ اسلئے سیمل نے فوراً حامی بھر لی۔۔۔۔۔

لبیب اُسے اپنے ساتھ دبئی لے آیا۔۔۔۔۔ فصی کا دل بھی سیمل سے بھر چکا تھا اس لیے وہ بھی کوئی رکاوٹ نہ بنا اور سیمل خوشی خوشی لبیب کیساتھ دبئی آ گئی۔



لیب نے اُسے ایک اپارٹمنٹ اور گاڑی گفٹ دی۔۔۔۔ سیمل سمجھ رہی تھی شاید وہ بھی اُسے پسند کرنے لگا  
ہے تبھی تو اتنے ایکسپنسو گفٹس دیے تھے۔۔۔ مگر وہ اصل حقیقت سے بے خبر تھی۔۔۔

جاری ہے



سیمل یہاں اسکی نوکری کرنے نہیں بلکہ اس سے شادی کرنے کے لیے آئی تھی۔۔۔ مگر لیب تو اس سے صرف اپنا کام لے رہا تھا۔۔۔

تھک ہار کر سیمبل نے خود ہی لبیب سے بات کرنے کا سوچا مگر اسکی خوشی کا اس وقت کوئی ٹھکانہ نہ رہا جب لبیب نے بلاچوں چراں اسکے یر یوزل کو ایکسیٹ کر لیا۔۔۔۔۔

لبیب نے اپنی کچھ پرسل مجبوریاں بتا کر فحش اس شادی کو خفیہ رکھنے کو کہا۔۔۔۔۔

سیمبل تو بس اس سے شادی کرنا چاہتی تھی اسے ہمیشہ کے لیے اپنا بنانا چاہتی تھی جس نے اسکے دل کے دروازے پر محبت کی پہلی دستک دی تھی۔۔۔۔

یوں سیمل کی رضامندی پر لیب نے اس سے خفیہ نکاح کر لیا۔۔۔۔۔ اور محض پندرہ دن بعد ہی وہ اپنے اصلی روپ میں سیمل کے سامنے تھا۔۔۔۔۔

"میں ہرگز نہیں جاؤں گی لیبب تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں یہ سب کروں گی۔۔۔؟" وہ لیبب کی بات پر غصے میں آئی۔

"زیادہ سستی ساوتری بننے کی ضرورت نہیں اوکے۔۔۔ تمہاری اصلیت کیا ہے میں اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔۔۔ یہ تو میرا احسان مانو کہ تم سے نکاح کر لیا ورنہ میں یہ سب بغیر نکاح کے بھی کرنا جانتا ہوں۔۔۔۔۔ تم ابھی نئی ہو اس فیلڈ میں آگے چل کر سب جان جاو گی۔۔۔۔۔ ڈارلنگ۔۔۔۔۔" وہ مونچھوں کو بل دیتا مسکرایا۔

"تم لیب بن ہادی۔۔۔۔۔ اپنی بیوی کو غیر مردوں کے بیڈروم سجانے کا بول رہے ہو۔۔۔۔۔ وہ بھی صرف پیسے کی خاطر۔۔۔۔۔ پیسے کی خاطر تم نکاح کے رشتے کو آلودہ کر رہے ہو۔۔۔۔۔ اس رشتے کی توہین کر رہے ہو۔۔۔۔۔" سیمل غصے سے بولی۔

"تم شاید بھول چکی ہو سیمل مگر میں تمہیں یاد کروادیتا ہوں۔۔۔۔۔ تمہارا اور ضرار شاہ کا رشتہ بھی نکاح ہی کا تھا پھر تم نے کیوں اس رشتے کی توہین کی۔۔۔۔۔ اور فحشی کیسا تھ رنگ رلیاں منائیں۔۔۔۔۔؟ بولو۔۔۔۔۔ بیوقوف سمجھتی ہو کیا مجھے۔۔۔۔۔ نہیں سیمل بی بی نہیں۔۔۔۔۔ بہت پرانا کھلاڑی ہوں میں اور مجھے چکنا دینا آسان نہیں۔۔۔۔۔ اور تم تو ہو ہی احسان فراموش مگر میں ضرار شاہ نہیں، جس نے تم سے اپنی غلطی سدھارنے کی خاطر ہمدردی میں شادی کی اور پھر اپنا پیسہ برباد کر کے تم جیسی عورت کی بوتھ کی کو سنوارا۔۔۔۔۔" لیب نے اسکی تھوڑی کو جکڑا۔۔۔۔۔

"اور تم احسان فراموش جسے عزت راس نہیں آئی۔۔۔۔۔ اسی مہرباں کے دوست کیسا تھ بھاگ آئی اور بنا کسی رشتے کہ اسکے ساتھ مسلسل چھ ماہ رہی۔۔۔۔۔ اور پھر مجھ پر لٹو ہوتی یہاں تک آگئی۔۔۔۔۔ اور اب وہی لڑکی مجھے شادی، نکاح، اخلاقیات کی اہمیت بتا رہی ہے۔۔۔۔۔ ہاؤ سٹرینج بی بی۔۔۔۔۔" وہ ہنسا۔



"تت۔۔۔۔۔ تمہیں یہ سب کیسے۔۔۔۔۔ پتہ۔۔۔۔۔؟" سیمل اسکی انفارمیشن پر شکا کڈ تھی۔

"میں بتا چکا ہوں۔۔۔۔۔ بہت پرانا اور ماہر کھلاڑی ہوں ساری معلومات کے بعد ہی شکار پھانستا ہوں۔۔۔۔۔ اس لیے ہاکنہ لو مجھے۔۔۔۔۔" وہ خباثت سے قہقہہ لگا تاہیڈ پر ڈھیر ہوا۔۔۔۔۔

"اور میں یہ بھی جانتا ہوں۔۔۔۔۔ تمہاری ماں تمہاری ضرار سے شادی کے بعد مر گئی تھی اور تمہارے دونوں بھائیوں نے تمہیں منہ نہیں لگایا اور ماں کے مرنے کے بعد تم سے کوئی رابطہ نہیں کیا۔۔۔۔۔ اب بتاؤ کہاں جاؤ گی اس لیے نخرے چھوڑو اور کام کرو ہر ڈیل کا تھرٹی پر سینٹ تمہیں ملے گا۔۔۔۔۔

اور جہاں تک ہے نکاح کی بات تو تم نے ٹھیک کہا ہمیں اس رشتے کی توہین نہیں کرنی چاہیے۔۔۔۔۔ میں تمہیں لائف پارٹنر نہیں بلکہ بزنس پارٹنر بنانے کو لایا تھا تا کہ تم مجھے ہیلپ آؤٹ کر سکو۔۔۔۔۔ کیونکہ مجھے خالص پاکستانی بیوٹی ہی چاہیے تھی جو تمہاری صورت میں مل چکی ہے۔۔۔۔۔

یہ لو۔۔۔۔۔" لبیب نے اُسے الماری سے نکال کر دوپیکٹ تھمائے۔۔۔۔۔  
"یہ۔۔۔۔۔ یہ کیا۔۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔۔؟" وہ ہکلائی۔

"ایک میں طلاق کے پیپرز ہیں۔۔۔۔۔ یہ رشتہ یہیں تک کا تھا۔۔۔۔۔ اور دوسرے پیکٹ میں سی ڈی ہے۔۔۔۔۔ لگا کر دیکھ لینا کیا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟ اور پھر فیصلہ کرنا کیا کرنا چاہیے تمہیں۔۔۔۔۔؟؟"

گڈ لک بے بی۔۔۔۔۔ وہ اسکے گال سے انگلی ٹیچ کر تاجلا گیا۔  
اور سیمل ان پیکٹس کو پکڑے ساکت تھی۔۔۔۔۔

یہ دنیا مکافات عمل ہے۔۔۔ اس گھڑی سیمل کو یہ بات اچھی طرح سمجھ آچکی تھی۔

"ضرار آپ بالکل بھی اچھا نہیں کر رہے ہیں میرے ساتھ۔۔۔ ایسا بھی کیا کر دیا میں نے کہ۔۔۔۔۔؟" ایسا گھٹنوں میں سر دیئے رو پڑی۔

جب دل کھول کر رو چکی تو آنسو پونچھ لیے۔۔۔۔۔

"آپ نہیں منائیں گے تو کیا ہوا میں منالوں گی آپ کو۔۔۔۔۔"

آخر کو بیوی ہوں اور حق رکھتی ہوں آپ پر۔۔۔۔۔ دیکھتی ہوں کیسے نہیں مانیں گے

آپ۔۔۔۔۔"

ایسا ضرار کو منانے کا ارادہ کرتی اٹھی اور ٹیس پر آگئی۔

اب وہ ضرار کے آنے کا انتظار کر رہی تھی

سیمل نے کانپتے ہاتھوں سے پلے کا بٹن دبایا۔۔۔۔۔

اور۔۔۔۔۔ اور۔۔۔ سامنے سکرین پر خود کو ہی اتنی نازیبا حالت میں دیکھ کر آنکھیں میچ لیں۔

"یا خدا یہ کیسی ذلت ہے۔۔۔۔۔؟؟؟"

"یہ وہی ذلت ہے سیمل فاروق جو تم نے خود چُنی تھی۔۔۔۔۔ اپنے لیے اپنی مرضی، اپنی خوشی سے نا محرم مردوں سے رابطے بڑھا کر۔۔۔۔۔ بد کرداری جیسا مکروہ فعل کر کے۔۔۔۔۔ اپنے شوہر کو دھوکہ دے کر۔۔۔۔۔ چند تحسین آمیز جملوں کی لذت کی خاطر اپنی عزت کو نیلام کر کے۔۔۔۔۔" اُسکے ضمیر نے اُسے آئینہ دکھایا۔

کیا ملا تمہیں یہ سب کر کے تم گنہگاروں میں شامل ہو چکی ہو۔۔۔۔۔ ذلت۔۔۔۔۔ ذلت ہی اب تمہارا نصیب ہے۔۔۔۔۔ بچنا چاہتی تو بچ سکتی تھی تم۔۔۔۔۔ مڑنا چاہتی تو مڑ سکتی تھی تم۔۔۔۔۔ مگر تم تو دنیاوی لذت کی خاطر اپنی آخرت خراب کر چکی ہو۔۔۔۔۔ اب یہی تمہاری سزا ہے۔۔۔۔۔ بھگتو۔۔۔۔۔ بھگتو۔۔۔۔۔ اس سزا کو آخری سانس تک۔۔۔۔۔ اس کا ضمیر اسے کچوکے لگا رہا تھا۔

یہ کیا کر دیا میں نے۔۔۔۔۔ یہ کیا کر لیا میں نے۔۔۔۔۔ وہ دھاڑیں مار مار کر روتی چلی گئی۔

سیمل۔۔۔۔۔ "ضرار کے لب پھڑ پھڑائے۔

سیمل ڈانسنگ فلور پر ڈی ایس پی راؤ کے اکلوتے بیٹے جازم راؤ کی بانہوں میں بانہیں ڈالے ناپچنے میں مصروف تھی۔



"یہ۔۔۔۔۔ یہاں۔۔۔۔۔ فُصی۔۔۔۔۔ فُصی کہاں گیا۔۔۔۔۔ اوہ میرے خدا یہ عورت۔۔۔۔۔ یہ عورت اتنی  
بیچ۔۔۔۔۔" ضرار صدمے سے اس سے آگے کچھ بھی نہ سوچ سکا۔  
چند منٹ بعد اس نے اپنا جھکا سر اٹھایا اور سیگنل ایش ٹرے میں مسلتا۔۔۔۔۔ اپنا سیل اور کیز اٹھا کر آندھی  
طوفان کی طرح وہاں سے نکلا۔۔۔۔۔  
پھر بھی سیمل کی نظر اُس پر پڑ چکی تھی۔

"ضرار۔۔۔۔۔ ضرار شاہ۔۔۔۔۔" وہ گاڑی کے پاس پہنچا ہی تھا جب اسے اپنے پیچھے نسوانی آواز سنائی دی۔  
وہ بنا پلٹے گاڑی ان لاک کر کے بیٹھنے ہی والا تھا جب سیمل نے اسکا بازو پکڑ کر روکا  
"ڈونٹ ٹچ می یو ایڈیٹ۔۔۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی اپنی گندی زبان سے میرا نام لینے کی اور مجھے چھونے  
کی۔۔۔۔۔؟" ضرار پوری طاقت سے اسکا ہاتھ جھٹک کر غرایا۔  
"ض۔۔۔۔۔ ضرار۔۔۔۔۔ پلیز لسن۔۔۔۔۔ مم۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔ مجھے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔ مجھے معافی مانگنی ہے تم  
سے ضرار۔۔۔۔۔ پلیز میری بات سن لو خدا کے لیے۔۔۔۔۔" سیمل نے روتے ہوئے اپنے ہاتھ اُسکے سامنے  
جوڑے۔

"مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی ہے۔۔۔۔۔ میں تمہیں نہیں جانتا۔۔۔۔۔ ہٹو سامنے سے۔۔۔۔۔"  
"پلیز ضرار تمہیں گرینی کی قسم۔۔۔۔۔ بس ایک بار میری بات سن لو۔۔۔۔۔ پلیز ضرار پلیز۔۔۔۔۔" وہ ملتی ہوئی۔  
ضرار کو گرینی کی قسم پر چاروں چاروں کنا پڑا۔

"ضرار مجھے میری بد کرداری کی سزا مل چکی ہے۔۔۔۔ مجھے نامحرم مردوں سے رابطوں کی ذلت لے ڈوبی ہے۔۔۔۔۔ میں انہی مردوں کا کھلونا بن چکی ہوں ضرار۔۔۔۔۔ کل جو مرد میری تعریفوں کے پل باندھتے تھے۔۔۔۔۔ آج وہی مجھ سے کھیلتے ہیں، کھیل کر پھینک دیتے ہیں اور۔۔۔۔۔ اور میں۔۔۔۔۔ میں کسی اور کے ہاتھ لگ جاتی ہوں۔۔۔۔۔ یہ سلسلہ ختم نہیں ہو رہا۔۔۔۔۔ مم۔۔۔۔۔ میری اذیت بڑھتی جا رہی ہے۔۔۔۔۔ میں اس دلدل میں سر سے پاؤں تک دھنس چکی ہوں ضرار۔۔۔۔۔ نکلتا بھی چاہوں تو نہیں نکل سکتی۔۔۔۔۔ مجھ جیسی غلیظ عورت کو موت بھی نہیں قبولتی، اسی لیے تو ابھی تک زندہ ہوں۔۔۔۔۔ اگر غیرت مند ہوتی تو خود کی اتنی تذلیل کے بعد مر جاتی۔ مگر۔۔۔۔۔ مگر میری روح میرے جسم سے جدا نہیں ہوتی۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ یہ مجھے زندہ رکھ کر روز مارتی ہے۔۔۔۔۔ ضرار مجھے معاف کر دو ہو سکے تو مجھے موت کی بدعا نہیں دے دو۔۔۔۔۔ ضرار خدا سے کہو مجھے اس ذلت سے آزاد کر دے۔۔۔۔۔" وہ زمین پر سجدے کی حالت میں جھکی ہچکیوں سے رو رہی تھی۔

ضرار کے پاس اُسے معاف کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔۔۔۔۔ سیمل کو اس کے کیے کی بہت ذلت آمیز سزا قدرت کی طرف سے مل چکی تھی۔۔۔۔۔ اسے نامحرموں سے رابطوں اور ناجائز تعلقات کی بہت گھناؤنی سزا ملی تھی۔۔۔۔۔ اب وہ بھی اسے برا بھلا کہہ کر کیا کرتا۔۔۔۔۔ اس لیے وہ اُسے معاف کر چکا تھا۔۔۔۔۔

ضرار نے سیمل کو معاف کر دیا تھا۔

"جامعاف کیا تجھے

جی لے اب اپنی مرضی کی زندگی

ہم محبت کے بادشاہ ہیں  
بے وفاؤں کے منہ نہیں لگتے"

ایہا ٹہل ٹہل کر تھک چکی تھی مگر ابھی تک ضرار واپس نہیں آیا تھا۔۔۔  
وہ ٹیرس پر موجود چیئر پر پاؤں اوپر رکھ کر بیٹھی اور خود کے گرد شال اوڑھی۔۔۔ آج کل موسم بھی کچھ سرد ہو  
چکا تھا۔۔۔

کب ایہا کی آنکھ لگی اُسے پتا ہی نہ چلا اور وہ وہیں بیٹھے بیٹھے ہی سو گئی۔

ضرار تھکا تھکا سا واپس آیا تو ایہا کمرے میں موجود نہ تھی۔۔۔۔۔  
اس نے حیرت سے کلاک دیکھا جو رات کے بارہ بج رہا تھا۔

"ایہا۔۔۔ ایہا۔۔۔" پکارتا وہ واش روم، اسٹڈی چیک کر چکا تھا مگر ایہا وہاں نہ تھی۔  
ضرار پریشان ہوتا کمرے سے باہر آیا تاکہ کیچن میں چیک کرے مگر سیڑھیاں اُترتے اسکی نظر سامنے ٹیرس پر  
پڑی۔

وہ جلدی سے اس طرف لپکا۔۔۔۔۔ ایہا کو وہاں دیکھ کر اسکی سانس میں سانس آئی  
وہ چیئر پر بیٹھی سو رہی تھی۔۔۔۔۔ ضرار کو بے اختیار اُس پر پیار آیا۔۔۔۔۔

اُس نے بہت احتیاط سے ایہا کے وجود کو بازوؤں میں بھرا اور بیڈ روم کی طرف چلا گیا۔۔۔۔۔



ضرار نے اُسے بیڈ پر لیٹا کر کمبل اوڑھایا اور اسکے ماتھے سے بال ہٹائے۔۔۔۔۔

اب وہ بہت فرصت اور توجہ سے اس کے نقوش ازبر کر رہا تھا۔۔۔۔۔ جو اُسے اتنے کم وقت میں اتنی عزیز ہو گئی تھی کہ وہ خود ہی اُسے خفا کر کے سکون سے رہ نہیں پارہا تھا۔۔۔۔۔

جادو گرئی۔۔۔۔۔ ضرار مسکرا کر کہتا جھکا اور آہستگی سے ہونٹ اُسکے ماتھے پر رکھے

وہ پیچھے ہٹا ہی تھا کہ ایہا نے دوسری طرف کروٹ بدل لی۔۔۔۔۔

ضرار کو اُسکی گردن پر موجود تل پھر سے گستاخی پر اکسارہا تھا۔

ضبط کے باوجود وہ خود پر کنٹرول نہیں کر سکا اور آہستگی سے نیچے بیٹھ کر اُسکے بال پیچھے کیے اب وہ اپنے لب اسکی گردن کے تل پر رکھ چکا تھا۔۔۔۔۔ ایک بار۔۔۔۔۔ دو بار۔۔۔۔۔ تین بار۔۔۔۔۔

ایہا کسمائی۔۔۔۔۔

ضرار بریک پر پاؤں رکھتا پیچھے ہٹا اور اُس پر کمبل ٹھیک کر تالاٹ آف کر کے ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔۔۔۔۔

.....

صبح فجر کے وقت ایہا کی آنکھ کھلی تو خود کو بیڈ پر پایا۔

"میں تو ٹیرس پر تھی پھر یہاں کیسے؟؟" اس نے بیٹھ کر دائیں جانب دیکھا تو ضرار سو رہا تھا۔۔۔۔۔

"اوہ۔۔۔۔۔ یہ کب آئے۔۔۔۔۔ مجھے بھی یہی لائے ہوں گے۔۔۔۔۔" ایہا نے بالوں کا جوڑا باندھا اور وضو کرنے چل دی۔۔۔۔۔

.....

"اونہہ۔۔۔۔۔ سوتے ہوئے کتنا معصوم لگ رہا ہے یوں جیسے۔۔۔۔۔" وہ مسکرائی

"کون۔۔۔۔۔؟؟؟" خزار نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں۔

"تم نے جگا دیا۔۔۔" وہ تکیہ سیٹ کرتا تھوڑا اٹھ بیٹھا۔

"میں نے کب جگایا۔۔۔۔۔؟" وہ حیران ہوئی۔

"ابھی جب چھوڑ ہی تھی مجھے۔۔۔"

"استغفر واللہ۔۔۔۔۔ کب چھو ا میں نے۔۔۔۔۔؟" ایہا کو اسکی بات پر جھٹکا لگا۔

"ابھی میرے بال کون سنو رہا تھا۔۔۔؟" خرار نے مسکرا کر پوچھا۔

"بال سنوارنے میں اور پیچھے کرنے میں فرق ہے ضرار صاحب اور اسے چھونا نہیں کہتے۔۔۔"

"پھر چھونا کسے کہتے ہیں۔۔۔۔۔؟" وہ شرارت آمیز معصومیت سے بولا۔

"میں آپ سے ناراض تھی اس لیے مجھ سے بات مت کریں۔۔۔۔" ایہا کو اچانک یاد آیا ناراضگی کا۔

اُسکی بات پر ضرار کا قبضہ بلند ہوا۔

"ہنس کیوں رہے ہیں۔۔۔؟؟؟ میں نے کوئی جوک سنایا ہے کیا۔۔۔؟؟" وہ چڑی۔

"نہیں ایسے ہی بس تمہاری شکل دیکھ کر ہنسی آگئی۔"

"میری شکل دیکھ کر اور خود۔۔۔ خود تو بڑے خوبصورت ہیں جو مجھے دیکھ کر ہنسی آئی۔۔۔" وہ تپی۔

"نہیں خوبصورت۔۔۔؟"

"رتی بھر بھی نہیں۔۔۔"

"غور سے دیکھو۔۔۔"

"دیکھ چکی ہوں۔۔۔ بس قابل قبول سی صورت ہے۔۔۔"

ریلی۔۔۔؟؟؟

"ریلی۔۔۔" ایہا نے اسی کے انداز میں کہہ کر کمبل میں منہ چھپالیا۔

"اپنا تھوڑا کیوں چھپالیا دیکھنے تو دو کہ یہ قابل قبول ہے بھی کہ نہیں۔۔۔؟" وہ شرارت سے کہتا اس کا کمبل ہٹا

چکا تھا۔

"کیا بد تمیزی ہے یہ۔۔۔۔۔" وہ چیخی۔

"بد تمیزی نہیں ہے یار میں تو۔۔۔۔۔"

"ضرار مجھے سونے دیں۔"

"ابھی سو کر ہی اٹھی ہو۔۔۔۔۔"



"مسئلہ کیا آپ کا۔۔۔۔۔؟؟؟" وہ چڑھی۔

"کیکی والی صلح کیا ہوتی ہے۔۔۔۔؟" وہ حیرت سے بولی۔۔

"ابھی بتاتا ہوں۔۔۔۔۔ ضرار نے اسے اپنی طرف کھینچا۔

"ضرار۔۔۔۔۔ضرار یہ کیا کر رہے ہیں۔"

"کیکی والی صلح۔۔۔" ضرار اسے مکمل قبضے میں لے چکا تھا۔

"صالح کرنے کا یہ کونسا طریقہ ہے۔۔۔؟؟؟" وہ حیران ہوئی۔

"یہ میرا طریقہ ہے۔۔۔"

"انتہائی واہیات طریقہ ہے۔۔۔ اب آپ کی بہتری اسی میں ہے کہ مجھے صحیح سلامت چھوڑ دیں

ورنہ۔۔۔۔۔ ایہا نے دھمکی اوتھوری چھوڑی۔

"ورنہ کیا۔۔۔؟ وہ محفوظ ہوتا مسکرایا۔

"ورنہ۔۔۔۔۔ ورنہ۔۔۔۔۔ پہلے مجھے چھوڑیں پھر بتائی ہوں۔۔۔۔۔"

"اتنا بوقوف نہیں ہوں سینے سے لگی اتنی خوبصورت لڑکی کو چھوڑ دوں۔۔" ضرار نے اسے مزید بھیجیا۔

"ضرر کیا ہے آپ کو کہیں پی کر تو نہیں سوئے تھے۔۔۔۔۔؟" وہ مشکوک ہوئی۔

"قسم لے لو اب تو چھوڑ دی ہے۔۔۔۔"

"اچھا کیا۔۔۔۔ اب ذرا مجھے بھی چھوڑ دیں۔۔۔۔ مہربانی ہوگی۔۔۔۔" وہ گھوم پھر کر وہیں آئی۔

"چھوڑ دوں گا پہلے بتاؤ معاف کر دیا مجھے۔۔۔۔ صلح ہے ناں اب ہماری۔۔۔۔؟؟؟"

"صلح ہے۔۔۔۔۔" وہ ہماری۔

"پکی والی۔۔۔۔؟؟؟"

"پکی والی۔۔۔۔"

"ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔؟؟؟"

"بالکل۔۔۔۔"

"اب خفا نہیں ہوگی۔۔۔۔؟؟؟"

"نہیں ہوں گی۔۔۔۔ اب بس کریں۔۔۔۔ اور چھوڑیں مجھے میرا سانس رک رہا ہے۔"

"یہ لو چھوڑ دیا۔۔۔۔" ضرار نے اُسکے لبوں پر اپنے لب رکھ کر ہاتھ ہٹا دیے۔۔۔۔

"ہوں۔۔۔۔ ضرار۔۔۔۔" وہ بمشکل بولتی پیچھے ہٹی۔

"بہت ہی فضول ہیں آپ تو۔۔۔۔" ایسا سرخ پڑتی۔

چہرہ کبل میں چھپا گئی۔

ضرار اُسکے چھپنے پر مسکرا دیا۔

\*\*\*\*\*

"آج کی رات مجھے آپ سے بہت سے وعدے لینے ہیں ضرار۔۔۔۔۔" ایہا نے اسکے سینے پر سر رکھ کے کہا۔  
"لے لو جو بھی لینا ہے جان من! اب تو سب کچھ تمہارا ہی ہے۔۔۔۔۔" وہ اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرتا بولا۔  
"ضرار آپ ساری نمازیں پڑھا کریں گے۔۔۔۔۔ اور شراب کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیں گے اور مجھے ہنی  
مومن کی بجائے عمرے پر لے کے جائیں گے۔"  
"بالکل کروں گا سب۔۔۔۔۔" وہ مسکرایا۔  
"وعدہ۔۔۔۔۔؟"

"وعدہ۔۔۔۔۔" ضرار نے اسکے ماتھے کا بوسہ لیا۔  
"ضرار آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔۔۔" وہ مسکرائی۔

"مگر تم سے کم۔۔۔۔۔ پتہ ہے یا۔۔۔۔۔ تم میری زندگی میں بہار بن کر آئی ہو۔ سیمل کے بعد مجھے سب  
لڑکیوں سے نفرت ہو گئی تھی مجھے لگتا تھا سب لڑکیاں ایک جیسی ہوتی ہیں مگر تم نے میرا یہ نظریہ غلط ثابت  
کیا۔۔۔۔۔ گو کے ہماری پہلی ملاقات بھی اچھی سچویشن میں نہیں ہوئی تھی مگر تم نے پروو کیا کہ تم بہت اچھی  
ہو۔۔۔۔۔ اور جانتی ہو۔۔۔۔۔" وہ رکا۔  
"کیا۔۔۔۔۔؟؟؟"

"تم وہ پہلی لڑکی ہو جو مجھے صورت اور سیرت دونوں سے بھاگئی ہو اور۔۔۔۔۔ اور مجھے لگتا ہے مجھے تم سے محبت سی  
ہو گئی ہے۔۔۔۔۔"

ایہا اسکی بات پر مسکرا دی۔



"صرف لگتا ہے۔۔۔۔؟؟"

"نہیں اب تو ہو ہی گئی ہے۔۔۔۔" وہ مسکرا کر کہتا اسے حصار میں لے چکا تھا۔

"ضرار یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔" وہ اسکی گستاخیوں پر کنفیوز ہوئی۔

"اسے پیار کہتے ہیں جناب اور اب تو۔۔۔"

ایہا نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔

"ارے یار۔۔۔ ہر گز نہیں کم از کم آج تو راہ فرار نہیں ملے گی جتنا مرضی زور لگا لو۔۔۔" ضرار نے اسے ہاتھ

پاؤں مارتے دیکھ کر کہا۔

"آپ بہت برے ہیں ضرار ہیں۔۔۔۔" وہ خفا ہوئی۔

"میں برا ہی ٹھیک ہوں۔۔۔۔ ڈیئر وائف۔۔۔" ضرار نے ہنستے ہوئے لائٹ آف کی۔

-----  
"ضرار کہاں ہیں آپ۔۔۔۔ میں نے آپ کو آج جلدی آنے کو کہا تھا۔"

"آ رہا ہوں یار راستے میں ہوں۔۔۔۔ کافی ٹریفک ہے اسلیئے لیٹ ہو گیا۔۔۔۔" وہ ہارن پے ہاتھ رکھتا بولا۔

"میں انتظار کر رہی ہوں۔۔۔۔ جلدی آئیں۔۔۔"

"اوکے سویٹ ہارٹ۔۔۔۔ کمنگ۔۔۔۔" ضرار نے مسکرا کر کال بند کی۔

ایہا نے نیہا کا نمبر ملایا اور اُس سے بات کر کے ٹائم پاس کرنے لگی۔

"اچھا بتاؤ کیا کر رہی ہو۔۔۔۔؟؟" نیہا نے سلام دعا کے بعد پوچھا۔

"کچھ نہیں بس ضرار کا انتظار کر رہی تھی۔"

"بیاتم کسی دن ضرار بھائی کے ساتھ ہماری طرف آنا پلیز۔۔۔ شادی کے بعد وہ ایک دفعہ بھی مجھ سے ملنے نہیں آئے۔"

"کوئی نہیں۔۔۔۔ میں خود تو اتنی دفعہ تمہاری طرف آچکی ہوں اور تم خود ایک بار بھی نہیں آئی۔  
اس لیے اب جب بھی آنا ہو اتم لوگ ہی آؤ گے۔۔۔ میں نہیں۔۔۔۔" ایہا نے صاف انکار کیا۔  
"اچھا بابا آئیں گے ہم ہی آئیں گے اب۔۔۔۔" نیہا مسکرا دی۔

ہاں آنے سے پہلے بتا دینا بلکہ میں خود ہی انوائیٹ کر لوں گی کسی دن۔۔۔۔ اچھا نیہا ضرار آگئے ہیں پھر بات کرتے ہیں۔۔۔ اپنا خیال رکھنا ہاں۔۔۔۔"  
"اوکے جی۔۔۔۔۔ خدا حافظ"  
نیہا نے مسکرا کر فون بند کر دیا۔

.....  
"اسلام و علیکم۔۔۔۔" ضرار نے مسکرا کر اُسے ساتھ لگایا۔  
"اتنی دیر لگا دی۔۔۔۔" ایہا نے اس کا کوٹ اتارتے ہوئے پوچھا۔  
"ہاں یار ٹریفک بہت تھی یوں جیسے سارا اسلام آباد نکل آیا ہو۔۔۔"  
"اچھا آپ جلدی سے چینیج کریں میں چائے لاتی ہوں۔۔۔۔ پھر چلتے ہیں۔۔۔"

"ارے یار۔۔۔۔۔ تھک گیا ہوں۔۔۔۔۔ اور اس وقت چائے کیساتھ صرف تمہارا دیدار کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ یہ پروگرام پھر کسی دن پر رکھ لیتے ہیں۔۔۔۔۔" وہ بات کرتا کبڈ کے پاس ایبہا کے دونوں ہاتھ تھام چکا تھا۔

"اچھا بابا پھر چلیں گے مگر میرے ہاتھ چھوڑیں میں چائے بنانے جا رہی تھی۔۔۔۔۔"

"اوہہہہ یس۔۔۔۔۔" ضرار پیچھے ہٹا۔

ایبہا مسکراتی ہوئی باہر نکل گئی۔

دن بہت اچھے گزر رہے تھے۔۔۔۔۔ اور ایبہا بھی بہت خوش تھی ضرار کی اتنی اچھی تبدیلی دیکھ کر وہ جب بھی گھر پر ہوتا نماز قریبی مسجد میں جا کر ادا کرتا تھا۔۔۔۔۔ اب بھی وہ مغرب کی نماز پڑھنے ہی گیا تھا۔

ایبہا بھی نماز پڑھ کر ٹیرس پر آگئی۔

"کیا ہو رہا ہے بھئی۔۔۔۔۔؟" ضرار نماز پڑھ کر وہیں ٹیرس پر آیا۔

"کچھ نہیں بس واک کر رہی تھی۔۔۔۔۔" وہ مسکرائی۔

"تم ہر وقت مجھے ادھر ادھر ہی نظر آتی ہو یا ریسٹ بھی کر لیا کرو کچھ۔۔۔۔۔" وہ فکر مند ہوا۔

"آپ کے آفس جانے کے بعد ریسٹ ہی تو کرتی ہوں سارا دن۔۔۔۔۔ اور ویسے بھی۔۔۔۔۔"

ضرار کے سیل کی ٹون نے ایبہا کی بات کاٹی۔۔۔۔۔

"اسلام و علیکم۔۔۔۔۔ اماں جان کیسی ہیں۔۔۔۔۔؟" ضرار نے مسکرا کر پوچھا۔



"میں ٹھیک ہوں میری جان۔۔۔ تم بتاؤ کیسے ہو دونوں اور کب آؤ گے حویلی۔۔۔؟ میں روز راہ دیکھتی ہوں تم لوگوں کی۔۔۔۔"

"اماں جان کل شام میں آرہے ہیں ہم آپ کے پاس۔۔۔۔۔" ضرار نے پیچھے سے ایہا کو حصار میں لے کر تھوڑی اسکے کندھے پر رکھی۔

"اگلے دو دن آپ کے ساتھ گزاریں گے پھر چوتھے دن ہماری فلائٹ ہے۔۔۔۔۔" ایہا نے فلائٹ پر حیرانگی سے ضرار کی طرف گردن گھمائی۔

"فلائٹ۔۔۔۔۔؟ کدھر جا رہے ہو۔۔۔۔۔؟" اماں جان بھی حیران ہوئیں۔

"اماں جان آپ کی نواسی کو عمرے پر لے جا رہا ہوں۔۔۔۔۔"

"سچ۔۔۔۔۔؟ یہ تو بہت اچھی خبر سنائی تم نے خدا خوش رکھے میرے بچوں کو۔۔۔۔۔" اماں جان خوش ہوئیں۔

"ابھی تو ایک اور اچھی خبر سنائی ہے آپ کو۔۔۔۔۔" ضرار نے ایہا کی گال سے گال رگڑ کر آنکھ ماری۔ "ایہا اسے ہی گھور رہی تھی۔۔۔۔۔"

"بول بھی ضرار کیا خبر ہے۔۔۔۔۔ چپ کیوں ہو گیا؟"

"اماں جان پردادی بننے والی ہیں آپ۔۔۔۔۔" ضرار نے دوسری اچھی خبر سنائی۔

"یا میرے مالک تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے اس خبر کا تو کب سے انتظار کر رہی تھی میں۔۔۔۔۔ میرے بچے سلامت

رہیں۔۔۔۔۔ سدا خوش رہو۔۔۔۔۔ بیا کدھر ہے بات کرو امیری ذرا۔۔۔۔۔"

"یہ لیں کیجیے۔۔۔۔۔" ضرار نے سیل بلاش کرتی ایہا کو تھمایا۔

"اسلام وعلیکم اماں جان۔۔۔۔"

"وعلیکم سلام۔۔۔۔ میری بچی خوش رہو۔۔۔۔ بہت بہت مبارک ہو۔۔۔۔ خدا خیر سے یہ دن دکھائے۔۔۔۔ دل خوش کر دیا ہے۔۔۔۔ سدا سہاگن رہ میری بچی۔۔۔۔ اپنا خیال رکھنا ہے۔۔۔۔ بلکہ میں یہاں سے ملازمہ بھیجوں گی تیرا خیال رکھنے کے لیے۔۔۔۔" اماں جان خوشی خوشی بولیں۔

"جی اماں جان۔۔۔۔" ایہا شرمائی شرمائی سی منمنائی۔

ضرار اسکے بلش کرتے گالوں کو دیکھ کر محفوظ ہو رہا تھا۔

"ضرار بتا رہا تھا کل حویلی آرہے ہو تم لوگ اور پھر عمرہ کرنے جا رہے ہو۔۔۔۔؟؟"

"جی اماں جان۔۔۔۔"

"چلو اچھی بات ہے۔۔۔۔ میرے بچے خوش ہیں مجھے اور کیا چاہیے۔۔۔۔ اب اپنا خیال رکھنا ہے باقی باتیں

کل ہوں گی۔۔۔۔ خدا حافظ"

"خدا حافظ۔۔۔۔" ایہا نے کال آف کی۔

"کیا کہہ رہی تھیں۔۔۔۔؟؟؟"

کچھ نہیں خیال رکھنے کا کہہ رہی تھیں اچھا میں ذرا کھانا لگواؤں بھوک لگ گئی ہے۔۔۔۔" ایہا مڑی۔

"ارے یارا بھی کچھ دیر مجھے تو کمپنی دے دو۔۔۔۔"

"مجھے بھوک لگی ہے ضرار پہلے کھانا کھاتے ہیں پھر آپکی کلاس لوں گی میں۔۔۔۔"

"کلاس۔۔۔۔ کیسی کلاس۔۔۔۔؟؟؟" وہ حیران ہوا۔

"مجھے بتایا بھی نہیں اور عمرے کے نکلٹس بک کروالیے۔"

"اوہ۔۔۔ ایکچو کلی میں سرپرانزدینا چاہتا تھا یار اور ویسے بھی پھر ڈاکٹرز تمہیں کمپلیٹ ریسٹ کا کہہ دے گی۔۔۔ اس لیے میں نے سوچا تمہاری یہ خواہش بھی پوری کر ہی دوں۔۔۔" وہ مسکرایا۔  
"اچھا کیا۔۔۔" وہ بھی مسکرائی۔

"مبارک تو دے دو یار۔۔۔ عمرے پر جانے کی۔۔۔"

"اوہ۔۔۔ مسٹر ضرار شاہ صاحب آپ کو بہت مبارک ہو۔۔۔۔۔" ایہا نے وہیں سے پلٹ کر کہا۔  
"ایسے نہیں۔۔۔۔۔"  
"تو پھر کیسے۔۔۔۔۔؟؟؟"

"ایسے۔۔۔۔۔" ضرار نے بازو پھیلائے۔

"ایویں ایسے۔۔۔۔۔" وہ ہلش ہوئی۔

"میں تمہاری ہر بات مانتا ہوں یار اور تم مجھے معصوم کی چھوٹی سی بات نہیں مان سکتی۔۔۔۔۔؟" وہ معصومیت سے بولا۔

کہہ تو وہ سچ ہی رہا تھا۔۔۔۔۔

ایہا شرماتی ہوئی ضرار کی پھیلی بانہوں میں سمائی۔۔۔۔۔

"گانگریجو لیشنز اینڈ تھینک یو فار دس پلیز نٹ۔۔۔۔۔" وہ مدھم سا بولی۔

"سیم ٹو یومائی لائف۔۔۔۔۔" ضرار نے مسکرا کر لب اسکے ماتھے پر رکھ دیے۔



## چند ماہ بعد

"ضرار میری جان بیٹھ جایہاں آکر۔۔۔ فکر نہ کر رب سوناخیر سے خوشی دکھائے گا۔۔۔" اماں جان نے گانتی وارڈ میں بے چینی سے ٹہلتے ضرار سے کہا جو پیچھلے پچیس منٹ سے پریشان سا دھر آدھر ٹہل رہا تھا۔ اماں جان کی بات پر آہستگی سے سر ہلاتا انکی ساتھ والی چیمبر پر بیٹھا۔ "فکر نہ کر اللہ سب اچھا کرے گا ہوش۔۔۔" اماں جان نے ضرار کے جھکے سر پر ہاتھ پھیرا۔ "جی۔۔۔۔" وہ مدھم سا بولا۔

فکر کیسے نہ ہوتی اندر اسکی زندگی، اسکی متاع حیات ایک نئی زندگی کو جنم دینے کے لیے زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی۔۔۔ اسکا رواں رواں ایہا کے لیے دعا گو تھا۔۔۔ مزید پندرہ منٹ بعد ڈاکٹر شہلا گلوز اتارتی باہر آئی۔ ضرار ایک منٹ کا فاصلہ ایک سیکنڈ میں طے کر کے ڈاکٹر تک پہنچا۔ ڈاکٹر شہلا ضرار کے اڑے حواس دیکھ کر مسکرائیں۔ "گانگر یجو لیشنز مسٹر ضرار۔۔۔ اللہ بلیسڈ یو وڈ آپریٹی ڈول۔۔۔" وہ مسکرائی۔ "ایہا۔۔۔ مائی وانف۔۔۔؟؟" وہ فوراً بولا۔

شی از آسوفائن۔۔۔۔۔"

"اوہ۔۔۔۔۔ کھینکس۔۔۔۔۔" ضرار پر سکون سانس خارج کرتا مسکرایا۔

"ابھی کچھ دیر میں ہم بے بی اور آپکی مسز کوروم میں شفٹ کر دیں گے۔۔۔۔۔ پھر آپ لوگ مل سکتے ہیں۔۔۔۔۔" ڈاکٹر شہلا مسکراتیں ہوئی دائیں جانب مڑ گئیں۔

"اماں جان۔۔۔۔۔" ضرار نے اماں جان کے قدموں میں بیٹھ کر انکے ہاتھ چومے۔ "اماں جان۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ میں بیٹی کا باپ بن چکا ہوں۔۔۔۔۔" وہ فرط جزبات سے پانی سے بھری آنکھوں کیساتھ بولا۔

"یا میرے مالک تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔۔۔۔ تو نے میری زندگی میں مجھے یہ دن دکھایا۔۔۔۔۔ بہت بہت مبارک ہو میری جان۔۔۔۔۔" اماں جان نے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔

"کھینکس۔۔۔۔۔ سویٹ گرل۔۔۔۔۔" وہ شرارت سے کہتا اٹھ کر باپ کے گلے لگا "گانگریجو لیشنز مائی سن۔۔۔۔۔" عالم شاہ نے اسکا کندھا تھپکا۔

"کھینکس ڈیڈ۔۔۔۔۔ آئی ایم سویپی فار دس بلیسنگ۔"

"می ٹو ڈیئر۔۔۔۔۔ خوش رہو۔۔۔۔۔" عالم شاہ مسکرائے۔

اتنے میں نرس نے ایہا کوروم میں شفٹ کرنے کا بتایا۔

"اوکے ڈیڈ آپ لوگ چلیں۔۔۔۔۔ میں آتا ہوں ابھی۔۔۔۔۔" وہ باہر کی جانب بڑھ۔

"ضرار کدھر جا رہے ہو۔۔۔۔۔ پتر اپنی بیوی اور بچی کو دیکھتے جاؤ۔۔۔۔۔" اماں جان نے آواز دی۔

"اماں جان۔۔۔ آپ چلیں دیکھیں چل کر میں نوافل پڑھ کر جوائن کرتا ہوں آپ کو۔۔۔"

"چل ٹھیک ہے جاشاباش۔۔۔۔" اماں جان اسکی بات پر مسرور سا مسکرائیں

"دیکھا عالم تو نے میرا انتخاب۔۔۔۔" وہ فخر سے بولیں۔

"جی اماں جان۔۔۔۔ میں بھی بہت خوش ہوں ضرار کی اتنی اچھی تبدیلی سے اور اسکا کریڈٹ آپ کی نواہی کو ہی جاتا ہے۔۔۔۔" وہ مسکرائے۔

"اب چلیں۔۔۔ میں بھی اپنی پوتی کو دیکھ لوں۔۔۔ پہلی دفعہ دادا بنا ہوں۔۔۔" وہ شوخی سے بولے۔

"ہاں۔۔۔۔ ہاں چل اور ذرا حویلی میں بھی فون کر کے خوش خبری سنا دے۔۔۔ سب انتظار میں ہوں گے۔"

"جی میں کرتا ہوں۔۔۔۔" عالم شاہ اماں جان کو لے کر ایہا کے روم کی طرف بڑھے۔

.....  
ضرار آدھے گھنٹے بعد روم میں داخل ہوا۔۔۔۔

نرس ایہا کو سوپ پلا رہی تھی جبکہ کمبل میں لپٹی ڈول اماں جان کی گود میں تھی

وہ مسکراتا ہوا اماں جان کے پاس آیا۔۔۔۔ انہوں نے بچی ضرار کو تھمائی۔

ضرار نے بہت احتیاط سے تھام کر اسکے ماتھے پر لب رکھے۔

"ہاؤ کیوٹ۔۔۔۔ مائی ڈول۔۔۔۔" وہ مسکرایا۔

"ہاں ماشا اللہ بہت پیاری ہے۔۔۔۔ خدا نصیب بھی اچھے کرے"

"آمین۔۔۔۔"



"اچھا میں عالم کیساتھ گھر جا رہی ہوں۔۔۔ ذرا کمر سیدھی کر لوں۔۔۔ شام میں آؤں گی پھر۔۔۔"

"نہیں اماں جان آپ گھر جا کر ریسٹ کریں۔۔۔ میں ہوں یہاں۔۔۔ ٹینشن مت لیں۔۔۔"

"چل ٹھیک ہے پھر خیال رکھنا بیاکا۔۔۔" اماں جان نے تاکید کی اور ایہا سے مل کر عالم شاہ کیساتھ ضرار پیلس چلیں گئیں۔

نرس بھی ایہا کو سوپ پلا کر جا چکی تھی۔

اب کمرے میں وہ دونوں ہی تھے۔۔۔ ایہا نے حیرت سے ضرار کو دیکھا جو پچھلے پندرہ منٹ سے اسے انگور کیے اپنی بیٹی کیساتھ بڑی تھا۔

مزید دس منٹ کے بعد وہ بول ہی پڑی۔

"میں بھی ہوں یہاں۔۔۔۔۔" وہ آہستگی سے بولی۔

"کچھ کہا تم نے۔۔۔؟؟؟" ضرار چونکا۔

"میں بھی یہاں موجود ہوں۔۔۔۔۔" وہ خفاسی بولی۔

"اوہ۔۔۔۔۔" یس تم بھی ہو یہاں میں تو بھول ہی گیا تھا تمہیں۔۔۔۔۔" ضرار شرارت سے کہتا اسکی طرف آیا۔

"ابھی تو آج آئی ہے آپ کی بیٹی اور آپ اتنی جلدی مجھے بھول بھی گئے۔۔۔" وہ نقاہت سے بولی۔

"اوہ مائی لائف۔۔۔۔۔" ضرار شاہ سانس لینا تو بھول سکتا ہے مگر۔۔۔۔۔ اپنی زندگی کو، اپنے جینے کیوجہ کو کیسے

بھول سکتا ہے۔۔۔۔۔ میری جان۔۔۔۔۔" اس نے جھک کر ایہا کے ماتھے پر لب رکھے۔

"کھینکس فاروس پریشیئس گفٹ۔۔۔" اس نے کمبل میں لپٹی ڈول کے گال چومے اور اسے ایہا کی طرف نیچے کو کیا۔

"لک ایٹ دس۔۔۔ مائی ڈول۔۔۔ مائی پروواڈ۔۔۔" وہ مسکراتا ہوا ایہا کے بستر پر بیٹھا۔

"پیاری ہے ناں۔۔۔؟؟؟"

"بہت۔۔۔"

"مجھ سے زیادہ۔۔۔؟؟؟"

"تھوڑی۔۔۔ ی۔۔۔ ی سی۔۔۔" وہ شرارت سے بولا۔

"سچ میں۔۔۔؟" وہ حیران ہوئی۔

"میں جھوٹ نہیں بولتا۔۔۔"

"مگر سچ بھی بہت کڑوا بولتے ہیں۔۔۔"

"تم جیلز ہو رہی ہو میری بیٹی سے۔۔۔؟؟؟"

"میں کیوں جیلز ہوں گی۔۔۔ یہ میری بھی بیٹی ہے۔۔۔" وہ خفگی سے بولی۔

"اچھا ااا حیرت ہے۔۔۔ میری بیٹی تمہاری بیٹی کیسے ہوئی۔۔۔؟؟"

"ضرار۔۔۔ تنگ مت کریں۔"

ضرار نے قہقہہ لگایا۔۔۔ "اوکے جناب جو حکم۔۔۔ ہم تو پہلے بھی آپ کے غلام تھے اور اب بھی

ہیں۔۔۔" وہ آگے کو جھکا۔

ایہا مسکرا دی۔۔۔۔۔



"وئس لائک آگڈ گرل۔۔۔" ضرار اسکے مسکراتے لبوں کو چھو کر پیچھے ہوا۔

"میں آج بہت خوش ہوں بیا۔۔۔ تم۔۔۔ تم نے آج مجھے میری لائف کا سب سے بڑا گفٹ دیا

ہے۔۔۔ میں سمجھ نہیں پارہا میں تمہارے کس کس عمل کا شکریہ ادا کروں۔

میری زندگی میں شامل ہونے کا۔۔۔ یا پھر۔۔۔ میری زندگی کو اس دنیا کی جنت بنانے کا۔۔۔ یا پھر آج اتنا

قیمتی تحفہ دینے کا۔۔۔" ضرار اسکے ڈرپ لگے ہاتھ کو سہلاتا ہوا اسے اسکے احسان گنوار ہاتھا۔

"پتا ہے بیا تم۔۔۔ تم جب سے میری زندگی میں آئی ہو۔۔۔ مجھے جینے کا مقصد مل گیا ہے۔۔۔ مجھے وہ

ساری خوشیاں، ساری راحتیں، مل گئیں ہیں جو میں چاہتا تھا۔۔۔ میں چاہتا تھا میری زندگی میں ایسی عورت

آئے جو تن اور من دونوں سے صرف میری ہو۔۔۔ صرف میری۔۔۔ اور۔۔۔ اور دیکھو میرے

رب نے مجھے تم کو عطا کر کے میری ساری تشنگیوں کو مٹا دیا۔۔۔ مجھے جینا سیکھا

دیا۔۔۔ اب۔۔۔ اب میں جینا چاہتا ہوں بیا۔۔۔ تمہارے ساتھ۔۔۔ اپنے بچوں

کیساتھ۔۔۔ اپنی آنے والی زندگی کی خوشگوار بہاروں کیساتھ۔۔۔ میں جینا چاہتا ہوں۔۔۔" ضرار

نے اسکے ہاتھ کو لبوں سے لگایا۔

"مجھے فخر ہے کہ میرے رب نے مجھے اندھیرے سے نکال کر اجالے میں رکھا اور اس اجالے میں اس نے مجھے

دنیا کی بہترین عورت سے نوازا شریک سفر بنا کر۔۔۔ میں صبح شام بھی اس ذات کا شکر ادا کروں تو کم

ہے۔۔۔ اس سب کے بدلے میں جو اس نے مجھے دیا۔۔۔" وہ رکا۔

"اینڈ آئی ایم پراؤڈ آف یو۔۔۔۔۔ مائی لو۔۔۔۔۔ مچ پراؤڈ۔۔۔۔۔" وہ محبت سے کہتا ایہا کو ہمیشہ سے زیادہ اچھا لگا۔

"ضرار آپ۔۔۔۔۔ آپ بھی۔۔۔۔۔" وہ اتنے خوبصورت اظہار محبت پر روتی ہوئی ضرار کے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔۔  
ضرار نے اسکے گرد بازو پھیلایا اور بڑے پیار سے اسکے بال سہلاتا رہا۔  
ایہا دل کھول کر رو چکی تو پیچھے ہٹی۔۔۔۔۔  
"آئی لو یو۔۔۔۔۔" ضرار نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سرگوشی کی۔  
ایہا بلش کرتی نظریں جھکا گئی۔

"اونہ۔۔۔۔۔ آئی وانا یو ر ریبلائے۔۔۔۔۔" اس نے ایہا کی تھوڑی پکر کر منہ اونچا کیا۔  
"نن۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔" وہ ہچکچائی۔

"وائے۔۔۔۔۔؟؟"

"می ٹو۔۔۔۔۔" وہ آہستہ سا بولی۔

"اٹ می ٹو۔۔۔۔۔؟؟؟؟"

"وہی جو آپ نے کہا۔"

"مجھے پورا سنا ہے۔۔۔۔۔"

"آئی لو یو۔۔۔۔۔" وہ جلدی سے بولی۔

"کیا کہا۔۔۔۔۔؟؟؟"

"آئی لویو"

"پھر سے کہو۔۔۔۔"

"آئی ہیٹ یو مسٹر ڈفر۔۔۔۔" ایہا نے اسکے سینے پر مکا مارا۔

"بابا بابا۔۔۔۔۔ لویو آلٹ مائے لائف۔۔۔۔۔" ضرار نے ہنستے ہوئے اسے سینے سے لگایا۔

ایہا نے پرسکون ہو کر آنکھیں میچ لیں۔۔۔۔۔ اس یقین کیساتھ کہ اب اسکی زندگی میں بہت سی خوشیاں آنے والی ہیں۔۔۔۔۔ اس پاک پرودگار کی بدولت جس نے اسے ضرار شاہ جیسا جیون ساتھی عطا کیا۔۔۔۔۔ اسے اپنے حفظ و ایمان میں رکھ کر دنیا ل ملک جیسے گندگی میں دھنسے ہوس پرست مردوں کی ہوس سے بچا کر عزت بھری زندگی عطا کی۔۔۔۔۔ وہ جتنا بھی اس پاک ذات کا شکر ادا کرتی کم تھا۔۔۔۔۔

"لگتا ہے میرا خدا ہے مجھ پے مہرباں

میری زندگی میں تیری موجودگی یونہی تو نہیں"

☆☆☆☆☆☆☆☆

دی اینڈ.....